رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

یکشنبہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ روپے
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲ ½ "

قیمت فی پرچہ ۱/۰

جلد ۲ | ۲۳ ہجرت ۱۳۲۷ھ | ۱۳ رجب ۱۳۶۷ھ | ۲۳ مئی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۱۶

اخبار احمدیہ

۲۲ ماہ ہجرت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت نسبتاً پہلے سے بہتر ہے۔ احباب مکمل صحتیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی آنکھوں میں تکلیف ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

آج بعد نماز ظہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ملک محمد اشرف صاحب بھیروی واقف زندگی کا نکاح امۃ السلام صاحبہ بنت میاں غلام یسین صاحب بھیروی کے ساتھ مبلغ پانچسو روپیہ مہر پر دارتی باغ میں پڑھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے اور سلسلہ کیلئے بابرکت بنائے۔

پاکستان کی مجلس دستور ساز نے کراچی کا انتظام مرکز کو سونپ دیا

کراچی ۲۲ مئی: پاکستان پارلیمنٹ نے آج مجلس دستور ساز کی حیثیت سے خواجہ شہاب الدین وزیر داخلہ کی وہ قرارداد منظور کر لی جس میں کراچی کو پاکستان کا مستقل دار الحکومت بنانے اور اس کے انتظامات مرکزی حکومت کو سونپ دینے کی سفارش کی گئی ہے۔ اس قرارداد کے مطابق کراچی اور اس کے نواحی علاقوں کے لئے قانون بھی پاکستان کی مرکزی مجلس قانون ساز وضع کیا کرے گی۔

وزیر داخلہ نے اس قرارداد کو پیش کرتے ہوئے کہا۔ ہر لحاظ سے کراچی پاکستان کا دار الحکومت بننے کے لئے موزوں مقام ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ کراچی کا انتظام مرکزی حکومت کو سونپ دینے سے صوبہ سندھ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ بلکہ فائدہ ہی ہوگا۔ آئندہ بہت جلد کراچی کی آبادی اتنی بڑھ جائے گی۔ کہ صوبائی حکومت کے لئے اس کا انتظام کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ وزیر داخلہ نے یقین دلایا کہ مرکزی حکومت سندھ کو ہرگز نقصان پہنچانا نہیں چاہتی۔

مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم نے بھی ہاؤس کو یقین دلایا کہ اس قرارداد کو منظور کرنے سے سندھ کو ہرگز کسی قسم کا بھی نقصان نہیں ہوگا مرکزی حکومت کو علم ہے کہ اس کی مضبوطی صوبوں کی خوشحالی پر منحصر ہے۔ لیکن صوبوں کو بھی سمجھنا چاہیئے کہ ان کا مفاد بھی مرکز کی مضبوطی سے وابستہ ہے۔

چار گھنٹے کی بحث کے بعد قرارداد منظور کر لی گئی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

عشق و وفا کی راہ دکھایا کرے کوئی
آنکھوں میں نور بن کے سمایا کرے کوئی
سالوں تک اپنا منہ نہ دکھایا کرے کوئی
دنیا کو کیا غرض کہ سُنے داستانِ عشق
میں اُس کے ناز روز اٹھاتا ہوں جان پہ
چہرہ مرے حبیب کا ہے مہر نیمروز
ہے دعوتِ نظر تری طرزِ حجاب میں
محفل میں قصے عشق کے ہوتے ہیں صبح و شام

رازِ وصالِ یار بتایا کرے کوئی
میرے دل و دماغ پہ چھایا کرے کوئی
یوں تو نہ اپنے دل سے بھلایا کرے کوئی
یہ قصہ اپنے دل کو سنایا کرے کوئی
میرے کبھی تو ناز اٹھایا کرے کوئی
اس آفتاب کو نہ چھپایا کرے کوئی
ڈھونڈا کرے کوئی تجھے پایا کرے کوئی
حسن اپنی بات بھی تو سنایا کرے کوئی

پیدائش جہاں کی غرض بس یہی تو ہے
بگڑا اگر کرے کوئی تو بنایا کرے کوئی!

پاکستان مجلس دستور ساز میں پاس ہونے والے دو اور بل

کراچی ۲۲ مئی۔ مجلس دستور ساز نے دو اور بل پاس کئے ہیں ایک بل کا مقصد مرکزی حکومت کے بعض ملازمین کی تنخواہوں میں تخفیف کرنا تھا۔ دوسرے بل کی رو سے مرکزی حکومت کو صوبوں کے بعض قانونی اور انتظامی اختیارات سونپ دیئے گئے ہیں۔

دوسرا بل مسٹر غضنفر علی خان وزیر مہاجرین نے پیش کیا۔ مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان نے اس بل کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ حکومت صوبائی معاملات میں دخل دینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ اس بل کا مقصد صرف یہ ہے کہ مہاجرین کے نازک اور پیچیدہ مسئلے کے سلسلے میں صوبائی حکومتوں کا ہاتھ بٹایا جائے۔ اور زیادہ اشتراک اور عمدگی کے ساتھ اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی جائے

پاکستان اور انڈین یونین کی مشترکہ کانفرنس

کراچی ۲۲ مئی: امید ہے کہ ۲۴ مئی کو کراچی میں پاکستان اور انڈین یونین کے نمائندوں کی ایک کانفرنس ہوگی جس میں تجارت کے ساتھ تعلق رکھنے والے مختلف مسائل پر گفت و شنید کی جائے گی

پاکستان کے اسلامی ممالک سے تعلقات!

وزیر تعلیم پاکستان کا بیان!

کراچی ۲۲ مئی: پاکستان کے وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمن نے ثقافتی تعلقات کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہمیں اسلامی ممالک کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعلقات قائم کرنے چاہئیں کیونکہ مشترک مذہبی اور روحانی تعلق نے پہلے ہی ہمیں ان کے قریب کر رکھا ہے آپ نے کہا موجودہ تمام اسلامی ممالک میں یہ احساس ترقی کر رہا ہے کہ اسلام نے دنیا میں بڑے اہم تاریخی کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ اور ہم نے ان کارناموں کے سلسلے میں اہم حصہ لینا ہے۔

امریکہ کی قرارداد منظور نہیں ہوسکیگی

لیک سکسس ۲۲ مئی۔ امریکہ نے فلسطین میں بین الاقوامی فوج بھیجنے کی جو تجویز سلامتی کونسل میں پیش کر رکھی ہے کونسل ابھی تک اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کر سکی کل رات کوئی فیصلہ کئے بغیر اجلاس ملتوی کر دیا گیا امید ہے کہ آج رات کو پھر اجلاس ہوگا۔ بی بی سی کے نامہ نگار کا خیال ہے۔ کہ کونسل میں قرارداد منظور ہونے کا بہت کم امکان ہے۔

بیت المقدس میں یہودیوں کی نازک حالت

عمان ۲۲ مئی: فلسطین کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ شرق اردن کی فوج بیت المقدس کو بچے کھچے یہودیوں سے صاف کر رہی ہے۔ امید ہے کہ بہت جلد یہ فوج پوری طرح شہر پر قابض ہو جائے گی۔ یہودیوں نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے۔ کہ بیت المقدس اور اس کے نواحی علاقے میں ان کی حالت سخت نازک ہے۔ مصری فوج بھی بیت المقدس کے بالکل قریب پہنچ چکی ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

پرنٹر عبد الحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں چھپوا کر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا:۔

تبلیغ

از مکرم میاں عباس احمد خاں صاحب

انبیاء کی جماعتوں کی ترقی کے لئے دو باتیں لازمی ہیں۔ اول ان کا پاک نمونہ اور دوئم تبلیغ اس وقت میں تبلیغ کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہوں کچھ عرصہ سے ہماری جماعت کی طرف سے اس فریضہ کے ادا کرنے میں بہت کوتاہی ہو رہی ہے اگر ہم اپنے اپنے علاقوں کی جماعتوں کا محاسبہ کریں تو معلوم ہوگا۔ بہت ہی اقل تعداد ہے جو تبلیغ کرتی ہے۔ تبلیغ کا فریضہ ہم اس صورت میں ادا کرنے والے کہلائیں گے۔ جب کہ اس فریضہ کی ادائیگی ہمارے روزانہ یا ہفتہ واری یا ماہواری پروگرام کا حصہ ہو جس طرح نماز ہمارے پروگرام کا حصہ ہوتی ہے یا جس طرح رمضان کے مہینہ میں روزہ رکھنا ہمارے پروگرام کا حصہ ہوتا ہے بعینہٖ اسی طرح تبلیغ ہمارے پروگرام کا حصہ ہونی چاہیئے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ ہم نماز نہ پڑھنے والے کو ملامت کرتے ہیں لیکن تبلیغ نہ کرنے والے کو کچھ نہیں کہتے حالانکہ احمدیت کی ترقی کا دار و مدار تبلیغ پر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض تو یہ تھی۔ لیظھرہ علی الدین کلہ کہ تا دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر دے۔ اور یہ کام صرف تبلیغ کے ساتھ وابستہ کرے۔

نبی پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بیعت کنندہ یہ اقرار کرتا ہے کہ وہ اس کے مشن کو صحیح تسلیم کرتا ہے اور اس کو پورا کرنے میں وہ اس کا ممد و معاون ہوگا۔ اس لئے ہر وہ احمدی جو اپنے تئیں مومن کہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اس مشن کو پورا کرے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے۔ ہماری جماعت کے کچھ لوگ قرآنی آیت ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر کے ماتحت یہ سمجھتے ہیں کہ فریضہ تبلیغ صرف مبلغین کا ہی کام ہے حالانکہ قرآن شریف میں مندرجہ بالا حکم خصوصی اور عمومی دونوں رنگ میں آتا ہے۔ یعنی مسلمانوں کو بھی یہ حکم دیا گیا ہے اور خاص مسلمانوں کی ایک جماعت کو بھی۔ اور اس کی غرض یہ ہے کہ تا ایک جماعت تو صرف فریضہ تبلیغ کے لئے Specialise کرے اور اس کے علاوہ اس کا اور کوئی کام نہ ہو۔ لیکن دوسرا گروہ اپنے دوسرے کاموں کے علاوہ یہ کام بھی کرے۔

ہماری جماعت کی پچاس سالہ رفتار ترقی اس قدر تھوڑی ہے کہ اس رفتار ترقی کے ساتھ تو سینکڑوں سالوں میں بھی ہم احمدیت کو دنیا میں غالب نہیں کر سکتے اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم ان بنیادی اصولوں پر عمل نہیں کرتے۔ جو ترقی کے لئے ضروری ہیں اول پاک نمونہ اور دوئم تبلیغ۔ اول الذکر خامی جو ہم میں ہے اس کے متعلق میں اس وقت کچھ نہیں لکھنا چاہتا۔ لیکن صرف اتنا تحریر کرنا چاہتا ہوں کہ احمدیت کا اعلیٰ نمونہ جو جاذب قلوب ہو چند افراد کی طرف سے تو پیش کیا جا رہا ہے لیکن بحیثیت جماعت ہماری اکثریت کی طرف سے یہ نمونہ پیش نہیں کیا جا رہا صرف چند باتیں ہیں جن میں ہم جماعتی طور پر بھی قابل قدر نمونہ پیش کرتے ہیں اور ان کی وجہ سے دیکھنے والوں کی نگاہ میں بھی تحسین کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ لیکن وہ نمونہ اتنا جامع اور ارفع و اعلیٰ نہیں ہے کہ وہ دیکھنے والوں کو مجبور کرے کہ وہ تسلیم کریں کہ ہم خدا رسیدہ ہیں۔ اور یہ اسلامی نور کے حقیقی حامل ہیں۔ ایک یہ خامی ہے اور دوسری عدم تبلیغ ہے جو ہماری ترقی کو روکے ہوئے ہے

وہ پیغام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام لائے تھے۔ اس کو ہم نے پنجاب کے لوگوں اور اس کے قریب کے صوبوں اور پھر کسی قدر ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں تو پہنچا دیا ہے۔ لیکن ہندوستان سے باہر تو بہت ہی کم اس پیغام کو ہم نے پہنچایا ہے۔ ہندوستان میں بھی ابھی کروڑوں ہونگے۔ جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور احمدیت کا کچھ بھی پتہ نہیں ہوگا۔ لیکن ہندوستان سے باہر تو ۹۰% لوگ ایسے ہیں۔ جو کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا کچھ بھی علم نہیں۔ ایسی صورت میں اگر لوگ جو مسیح کی بعثت اور احمدیت کے قیام کا دعویٰ کرتے دنیا کے آگے کیا جواب دیں گے۔ آخر احمدیت کے قیام کی غرض کیا تھی؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی نیا دین تو لائے نہیں۔ آپ کے آنے کی غرض تو صرف یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تا ایک دفعہ پھر اسلام کو نئے نشانات کے ساتھ دنیا میں پھیلایا جائے۔ اور غالب کیا جائے اور یہ کام صرف اشاعت کے ساتھ وابستہ ہے۔

جیسا کہ اوپر تحریر کیا گیا ہے اشاعت احمدیت کے لئے مبلغین کا وجود کافی نہیں ہے۔ بلکہ جب تک ہر احمدی مبلغ نہیں بن جاتا تب تک احمدیت اپنی پوری رفتار کے ساتھ ترقی نہیں کر سکتی۔

دنیا کے حالات یہ بتاتے ہیں کہ عنقریب پھر ایک عالمگیر تباہی دنیا میں آنے والی ہے بلکہ اصل بات تو یہ ہے کہ جس عالمگیر تباہی کی بنیاد ۱۹۳۹ء میں ڈالی گئی وہ ختم نہیں ہوئی صرف دنیا کو سانس لینے کا موقع دیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ ارحم الراحمین ہے کسی کو بھی بلا وجہ تباہ نہیں کرتا بلکہ اگر کسی کو عذاب دیتا بھی ہے تو عذاب کے دوران میں بھی اس کو اصلاح کا موقعہ دیتا ہے تا اصلاح کر کے عذاب سے بچ جائے۔ خدا تعالیٰ کی اس سنت کے ماتحت اس عالمگیر تباہی میں جو وقفہ پڑ گیا ہے۔ جو ۱۹۳۹ء میں شروع ہوئی۔ اس وقفہ کی ایک غرض یہ تھی۔ دوسری یہ معلوم ہوتی ہے کہ تا ہم احمدی اس تباہی کے بعد پیدا ہونے والے حالات کے لئے تیاری کر لیں۔ اتنی بڑی تباہی جو دنیا میں آئی ہے اور آ رہی ہے اس کا کچھ نہ کچھ بہتر نتیجہ تو ضرور نکلنا چاہیئے۔ اگر کوئی کہے کہ اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ تب میں سمجھتا ہوں کہ اس کو خدا کی ہستی کا بھی انکار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اگر کوئی خدا ہے۔ جو اس دنیا کے کارخانہ کو چلا رہا ہے تو پھر وہ بلا وجہ اتنی بڑی تباہی دنیا پر نہیں ڈال سکتا۔ یہ بات اس کی شان کے خلاف ہے۔ خدا کی صفات اور سنت پر غور کرتے ہوئے ہم یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہیں کہ ان تباہیوں کے نتیجہ میں انسانوں کے قلوب میں صفائی اپنے صانع کی تلاش اور اس کو راضی کرنے کی فکر پیدا ہو جائے گی۔ ایسے حالات میں احمدیت کا پیغام اور مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی ان کے لئے خاص اثر کرینگے مذکورہ صورت میں جس کی طرف رونما حالات اشارہ کر رہے ہیں۔ ہمیں انہیں خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے اور اپنے تئیں تمام ممالک میں پھیلا دینا چاہیئے تا جہاں بھی ان تباہیوں کے نتیجہ میں لوگوں کے دل میں خشیت پیدا ہو۔ ہمارے وجود فائدہ اٹھاتے ہوئے احمدیت کو قبول کر لیں

اصل چیز جو احمدیت کی ترقی و اشاعت کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ تبلیغ کے فریضہ کی ادائیگی یہ صرف مبلغوں کے لئے محدود نہ رہنے دیں۔ بلکہ ہر احمدی میں یہ احساس پیدا ہو کہ وہ بھی مبلغ ہے اور فرق صرف اس میں اور دوسرے مبلغ میں یہ ہے کہ دوسرا سارے وقت کے مبلغ ہے اور اس نے اپنے اس کام کے لئے Specialise کیا ہوا ہے۔ لیکن یہ Whole Time مبلغ ہے اور اس فن میں Specialised نہیں ہے۔ اس اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں ساری دنیا میں پھیل جانا چاہیئے اور تبلیغ میں مصروف ہو جانا چاہیئے۔ اگر ہم ایسا کریں گے۔ تبھی وہ مشن پورا ہوگا۔ جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ ہمارے ایسا کرنے سے نہ صرف تبلیغ احمدیت کو فائدہ پہنچیگا۔ بلکہ ہمیں دوسرے فوائد بھی حاصل ہوں گے۔ جن کی طرف میں نے اسے "سیروا فی الارض" کے مضمون میں ذکر کیا تھا

غیر ممالک میں جانے کے لئے وہاں کی زبان کا جاننا بھی ضروری ہے۔ اس لئے ہر ایک وہ جو کسی ملک کو اپنے لئے پسند کرے۔ چاہیئے کہ اس ملک کی زبان جو وہاں بولی جاتی ہے۔ سیکھنی شروع کر دے۔ کسی ملک میں داخل ہونے سے پہلے اس ملک کی اگر زبان آتی ہو تو بہت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں سارے زائد اخراجات سے بھی انسان بچ سکتا ہے۔

تقریب رخصتانہ

۱۵ رمئی بروز ہفتہ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ آپ کا نکاح سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت مستری نور محمد صاحب گنج مغلپورہ کے ساتھ ۱۳ ردسمبر ۱۹۴۷ء کو پڑھایا تھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین

روزنامہ الفضل

۲۳ مئی ۱۹۴۸ء

خطرناک حسن ظنی

ہم نے "الفضل" کی کسی گزشتہ اشاعت میں لکھا تھا۔ کہ جمہوری حکومتوں میں مخالف پارٹی بھی ایک جزو لاینفک سمجھا جاتا ہے۔ اور ہم نے کہا تھا۔ کہ واقعی ایسی حکومت جس کی بنیاد عوام کے انتخاب پر ہو ضروری ہے کہ برسرحکومت پارٹی کا مزاج درست رکھنے کے لئے ایوان عمومی میں ایک ایسی پارٹی کا وجود ہو۔ جو حکومت کے کاروبار پر جائز نقطہ چینی کرتی رہے۔ ایسی پارٹی کی افادیت سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ لیکن ساتھ ہی ہم نے یہ بھی عرض کیا تھا۔ کہ ایسی پارٹی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ صحیح معنوں میں ملک کی صرف خیر خواہ ہی نہ ہو۔ بلکہ اپنے وطن کے ساتھ والہانہ محبت رکھتی ہے۔ اور اس کے پیش نظر اپنے ملک و قوم کی بہبودی کے سوا کچھ بھی نہ ہو۔ دنیا میں آزاد سے آزاد جمہوری حکومت کبھی یہ برداشت نہیں کرسکتی۔ کہ ایوان میں یا ملک میں ایسی پارٹی موجود ہو جس کی غرض ملک و قوم کا تختہ ہی الٹ دینا ہو۔ اور کسی بیرونی ملک سے ایسی سازباز رکھتی ہو۔ کہ اگر وہ کامیاب ہو جائے۔ تو ملک و قوم اس دوسری قوم کی غلامی میں چلی جائے

اگر کسی پارٹی کے متعلق حکومت کو یہ باور کرنے کے لئے وجوہ موجود ہوں۔ کہ یہ پارٹی محض ایسے ہی بیرونی اثرات کے ماتحت قائم کی گئی ہے۔ تو حکومت حق بجانب ہوگی۔ کہ اس پارٹی کا قلع قمع کردے اور ملک میں اس کا رسوخ نہ بڑھنے دے۔ بلکہ شروع ہی میں اس کو تباہ کردے تاکہ اس کا زہر قوم کے رگ و ریشہ میں نہ پھیلنے پائے۔

انڈین یونین اور پاکستان اب دو جدا جدا ملک بن گئے ہیں۔ خواہ یہ تقسیم کسی کے خیال میں غلط اصول پر مبنی ہو یا صحیح اصول پر۔ جب دونوں ملک جداگانہ طور پر معرض وجود میں آگئے ہیں۔ اور پاکستان کی اکثریت اس تقسیم پر مطمئن ہو چکی ہے۔ اور حکومت بھی اسی اکثریت کی قائم ہے۔ تو اب ملک میں کوئی ایسی پارٹی برداشت نہیں کی جاسکتی۔ جس کی غرض دونوں ملکوں کو پھر ایک کردینے کی ہو۔

تقسیم سے پہلے ہر کوئی جانتا ہے۔ کہ صوبہ سرحد پر مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت تھی۔ جو کانگرسی کہلاتی تھی۔ اور چاہتی تھی۔ کہ ملک تقسیم نہ ہو۔ یہاں تک تو کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ ہر ایک شخص کا حق ہے۔ کہ وہ کوئی رائے رکھے۔ لیکن جب وہ پارٹی شکست کھا گئی۔ یا اسکو یہ یقین ہوگیا۔ کہ اس کی شکست لابدی ہے۔ تو اس نے پاکستان کے راستہ میں روڑے اٹکانے کے لئے یہ چال چلی۔ کہ اکھنڈ ہندوستان کا پروپیگنڈا تو بظاہر ترک کردیا مگر پٹھانستان کا شوشہ چھوڑ دیا یعنی ہی بدل دیا بجایہ کہ پہلے وہ متحدہ کے لئے واویلا کر رہی تھی۔ اور کہیے کہ پاکستان سے بھی ایک معتدبہ ٹکڑا الگ کرنے کے درپے ہوگئی۔ جس کا صاف مطلب یہ تھا۔ کہ خود مسلمانوں میں انتشار پیدا کرکے پاکستان کے قیام کو ناممکن بنا دیا جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پارٹی کی غرض صرف مسلم لیگ کو زک پہونچانا تھی نہ کہ کسی ایسے اصول کی پابندی جو اس علاقہ کی اکثریت کے لئے مفید ہوتا۔ جہاں اب پاکستان بنایا گیا ہے۔ ہم یہ بھی مان لیتے ہیں۔ کہ جب پارٹی پاکستان کے قیام ہی کے خلاف تھی۔ تو اس کا یہ بھی حق تھا۔ کہ وہ اس چال سے بھی اس کو وجود میں آنے سے روک دے۔ لیکن یہ حق اس کا اسی وقت تک تھا۔ جب تک پاکستان ایک علیحدہ مملکت نہیں بنا تھا۔ اب جبکہ پاکستان ایک علیحدہ ملک بن گیا ہے۔ تو جمہوریت کا کوئی اصول اس پارٹی یا اس پارٹی کے لیڈر کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ ایک ایسی پارٹی بنائے جس کی غرض یہ ہو۔ کہ پاکستان کو ٹکڑوں میں تقسیم کرکے اس کو اتنا کمزور کردیا جائے۔ کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا نہ رہ سکے۔

ہم دیکھ رہے ہیں کہ خان عبدالغفار خان نے ابھی تھوڑے دن ہی ہوئے ہیں۔ کہ پھر پٹھانستان کا قصہ چھیڑا تھا۔ جس کا صاف مطلب یہی تھا۔ کہ آپ نے جو چال تقسیم سے پہلے چلی تھی۔ وہی چال اب اس کے قیام کے بعد بھی چلنا چاہتے ہیں اور اس مطالبہ سے آپ کا مطلب وہی تھا۔ جو پاکستان سے پہلے تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ جو نئی پارٹی ترتیب دینا چاہتے ہیں ـــــ اس کی غرض پاکستان کا استحکام نہیں۔ بلکہ اس کی بربادی ہے۔ آپ کوئی ایسی پارٹی نہیں بنا رہے جو جمہوری حکومتوں میں ملکی مخالف

آپ کی تلاش ہے

ـــــ از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ ـــــ

(۱) کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں۔ اتنی محنت کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کرسکیں ؟

(۲) کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں؟ اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں ؟ آپ کے سامنے آپ کا گہرا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے ؟ آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ سنائے۔ تو آپ اس پر اظہار نفرت کئے بغیر نہ رہ سکیں۔

(۳) کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں۔ گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں؟ بوجھ اٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں۔ بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کرسکتے ہیں۔ سارا سارا دن پھر سکتے ہیں۔ اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں؟

(۴) کیا آپ اعتکاف کرسکتے ہیں؟ جس کے معنے ہوتے ہیں (الف) ایک جگہ دنوں بیٹھ رہنا (ب) گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا (ج) گھنٹوں اور دنوں کسی انسان سے بات نہ کرنا۔

(۵) کیا آپ سفر کرسکتے ہیں۔ اکیلے اپنا بوجھ اٹھا کر۔ بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو۔ دشمنوں اور مخالفوں میں۔ ناواقفوں اور نا آشناؤں میں؟ دنوں ہفتوں اور مہینوں؟

(۶) کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتا ہے۔ وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتا۔ وہ پہاڑوں کو کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اور کیا آپ سمجھتے ہیں۔ کہ آپ اس قربانی کے لئے تیار ہو سکتے ہیں؟

(۷) کیا آپ میں ہمت ہے کہ سب دنیا کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں۔ آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں اور آپ اپنی سنجیدگی قائم رکھیں۔ لوگ آپ کے پیچھے دوڑیں اور کہیں ٹھہر تو جا ہم تجھے ماریں گے۔ اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے۔ اور آپ اس کی طرف سر جھکا کر کہیں لو مار لو۔ آپ کسی کی نہ مانیں کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ مگر آپ سب سے منوالیں کیونکہ آپ سچے ہیں۔

(۸) آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خدا تعالےٰ نے مجھے ناکام کردیا۔ بلکہ ہر ناکامی کو آپ اپنا قصور سمجھتے ہوں۔ آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے۔ اور جو کامیاب نہیں ہوتا۔ اس نے محنت ہرگز نہیں کی۔

اگر آپ ایسے ہیں تو آپ اچھا مبلغ اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ مگر آپ ہیں کہاں خدا کے ایک بندہ کو آپ کی دیر سے تلاش ہے۔ اے احمدی نوجوان ڈھونڈھ اس شخص کو اپنے صوبہ میں اپنے شہر میں اپنے محلہ میں اپنے گھر میں اپنے دل میں کہ اسلام کا درخت مرجھا رہا ہے۔ اسی کے خون سے وہ دوبارہ سرسبز ہوگا۔

مرزا محمود احمد

پارٹی کے طور پر ہوتی ہے۔ اور جس کا کام حکومت کو سیدھے راستہ پر چلانا ہوتا ہے۔ بلکہ آپ چاہتے ہیں۔ کہ اپنی زائل شدہ طاقت کو مجتمع کر کے ایک بار پھر وہی ہتھیار پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے استعمال کریں جو تقسیم کے پہلے استعمال کیا تھا۔ مگر کسی وجہ سے ناکام ہو چکا ہے۔

جب ہم کو تجربہ ہو کہ فلاں آدمی جب فلاں کام کرتا ہے۔ تو اس کی غرض یہ ہوتی ہے۔ تو جب بھی کوئی ویسا ہی کام کرے گا۔ تو قدرتاً دیکھنے والے یہی نتیجہ نکالیں گے۔ کہ اس کی وہی غرض ہے۔ جو پہلے تھی جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ اس نے یہ کام اب اس نیت سے نہیں کیا۔ بلکہ پہلے سے اب اس کی نیت متضاد ہے۔ یہ کہنا کہ یہ وہی انداز فکر ہے۔ جس پر کل تک تنگ نظر ہندو ہمارے ان کروڑوں لیگی بھائیوں کے تعلق میں عمل پیرا تھے غلط ہے۔ اس لئے کہ ہندیونین کے مسلم لیگیوں کو ہند حکومت کی مخالفت کی اب کوئی وجہ نہ تھی۔ وہ جو چاہتے تھے حاصل ہو چکا تھا۔ ہند حکومت محض ان کو زچ کرنے اور اس بات کا انتقام لینے کے لئے کہ کیوں انہوں نے پاکستان کی حمایت کی ان سے بار بار وفاداری کا مطالبہ کرتی تھی۔ لیکن خان عبدالغفار خان کی صورت میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ کوئی بھی ان کو تنگ نہیں کرنا چاہتا۔ اگر وہ امن سے اپنی باقی ماندہ زندگی گزار دیں۔ لیکن وہ تو یہی نہیں کہ امن سے نہیں بیٹھنا چاہتے۔ بلکہ ایک ایسی پارٹی بنانا چاہتے ہیں۔ جو مسلم لیگ کے مقابل کھڑی کی جا سکے۔ اور اس طرح اس کام کی تکمیل کی جائے۔ جو ایک دفعہ ناکام ہو چکا ہے۔ بلکہ اگر غور کیا جائے۔ تو یہ سمجھنا مشکل نہیں۔ کہ ان کی اصل غرض وہی ہے۔ جو ہندیونین ہند حکومت کی مسلم لیگیوں کو تنگ کرنے سے ہے۔ یعنی مسلم لیگیوں کو خود ان کے گھر میں بھی اسی طرح گھیرا جائے۔ جس طرح کہ ان کو ہندیونین گھیرا گیا ہے۔

اگر ان کی نیت ٹھیک ہوگئی ہوتی۔ تو جو خیر خواہی وہ پاکستان کی کرنا چاہتے ہیں۔ وہ مسلم لیگ میں شامل ہو کر بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن ان کا ایک مخالف پارٹی کے بھیس میں دوبارہ خروج تو کسی طرح ان کے خلوص نیت کا اظہار نہیں کرتا۔ بلکہ ان کے لحظہ بہ لحظہ تیزرا بدلنے سے تو شبہ اور بھی زیادہ ہوتا ہے۔ کہ ان کی نیت کوئی ایسی صالح پارٹی بنانے کی نہیں ہے۔ جو عام جمہوری حکومتوں میں ہوتی ہے بلکہ ان کی نیت وہی ہے جو تقسیم سے پہلے تھی۔

۳۱ مئی ۱۹۴۸ء

ہر وہ احمدی جو تحریک جدید کے دفتر اول یا دفتر دوم کے مالی جہاد میں شامل ہے۔ اور وہ اپنا وعدہ اپنے امام کے حضور پیش کر چکا ہے۔ اسے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس سال کی ششماہی اول کی آخری میعاد ۳۱ مئی کو ختم ہو رہی ہے۔ وعدہ کرنے والے احباب اور عہدہ داران پوری کوشش کریں۔ کہ ان کے وعدے ۳۱ مئی تک سو فی صدی پورے ہو جائیں۔ اور وہ ششماہی اول کے ختم ہونے سے پہلے وعدے پورے کر کے وہ سابقون میں آجائیں۔ روپیہ ارسال کرتے وقت تحریک جدید کے چندہ کی اسم وار تفصیل ضرور دیں تا اندراج حضور کی خدمت میں پیش ہو سکے۔

وکیل المال تحریک جدید

طاہر عمر کی وفات

خدا کی رضا اور مشیت کے ماتحت میرا اکلوتا پیارا بچہ طاہر عمر عمر چھ ماہ ایک ہفتہ کی علالت کے بعد اپنے خالق و مالک جو اس کا پیدا کرنے والا ہے کے حضور حاضر ہو گیا۔

اس بچہ کے کان میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اذان اور اقامت کہی تھی۔ اور ایک سورہ پیہ اسے مرحمت کرتے ہوئے فرمایا تم بہت دیر کے بعد آئے ہو۔ یہ تمہارا تحفہ ہے۔ میں نے برکت اور یادگار کے طور پر حضور سے اس نوٹ پر دستخط کروا لئے۔ اس بچہ کی بیماری میں حضور اور خاندان مسیح موعود علیہ السلام کے افراد بالخصوص مرزا عزیز احمد صاحب اور بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ۔ حضرت ام المومنین حضرت بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب نے جس ہمدردی اور شفقت کا ثبوت دیا۔ میں ان کے احسان کا بذریعہ الفضل شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بچہ کے علاج میں ڈاکٹر عقیل صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس سید عبدالقادر صاحب ایم۔ اے۔ اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے جس ہمدردی کا ثبوت دیا میں جذبات امتنان کے ساتھ ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ دعا کریں مولا کریم تسکین کا پھاہا ہمارے دلوں پر رکھے۔ اور طاہر عمر کا نعم البدل ہم کو عطا کرے۔ جو اسلام کا سپاہی بنے۔

جناب حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ نے بیس اور اکیس کی درمیانی رات خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں۔ اور فرماتے ہیں عبدالوہاب عمر نے ہمارا پوتا ہمارے پاس بھیجا ہے۔ ہم اپنے پوتے کو واپس عبدالوہاب عمر کے پاس بھیج رہے ہیں

عبدالوہاب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ درویش قادیان حال دوا خانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

ہمیں منزل دکھائی بیخودی نے

نجانے کیا کہا ہے بندگی نے
خودی نے راستے میں جان دیدی
رُخ محمود کو روشن کیا ہے
ابھی کچھ اور ابھریں گے تلاطم
دلوں سے کھیلنے والو بتاؤ
کبھی راحت کبھی حیرت کبھی غم

کہ آنکھیں کھولدی ہیں زندگی نے
ہمیں منزل دکھائی بیخودی نے
دل محمود کی پاکیزگی نے
ابھی کچھ اور ڈوبینگے سفینے
اگر یہ ٹوٹ جائیں آبگینے
ہزاروں بھیس بدلے عاشقی نے

ملائک مسکراتے ہیں مبشر
لہو ایسا بہایا آدمی نے

منجانب حبیب الرحمٰن رحمانی

افسوسناک حادثہ

مہتہ عبدالمالک مرحوم کی ناگہانی وفات

کوئٹہ ۲۲ فروری۔ مکرم مہتہ عبدالخالق صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کا پوتا اور مکرم مہتہ عبدالقادر صاحب کا صاحبزادہ عبدالمالک موٹر سائیکل کے حادثہ کی وجہ سے ۲۰ مئی ۱۹۴۸ء کو شدید زخمی ہو کر چند گھنٹے کی علالت کے بعد وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی نعش کو امانتاً کوئٹہ میں ہی سپرد خاک کر دیا گیا ہے۔ تا کہ موقعہ ملنے پر اسے قادیان میں منتقل کر دیا جائے۔ جنازہ میں بہت سے احباب نے شرکت کی۔ پسماندگان کی خواہش ہے کہ احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ اور انہیں اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے

مرحوم ۲۲ سال کا خوب رو اور خوب سیرت نوجوان تھا سلسلہ کے کاموں کو نہایت ہمت اور شوق سے بجا لاتا تھا۔ گزشتہ فسادات کے دنوں قادیان میں جو خدمات اسے تفویض کی گئیں۔ اسے باحسن وجوہ پورا کرنے کی سعادت حاصل کرتا رہا۔ اور بسا اوقات سخت خطرناک مواقع پر خدمت سے قطعاً دریغ نہ کیا۔ ایسے ہونہار فرزند کی ناگہانی وفات خاندان اور دوستوں کے لئے سخت تکلیف کا باعث ہوئی ہے۔

اس موقعہ پر ہم حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب ان کے خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

ضروری تصحیح:۔ ۲۰ مئی ۱۹۴۸ء کے الفضل میں ناظم صاحب قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے ایک اعلان بعنوان ضروری اطلاع شائع ہوا ہے۔ اس میں بعض غلطیاں رہ گئی ہیں۔ احباب تصحیح فرمائیں۔

(۱) پانچویں سطر میں "پیروی مقدمہ کے لئے" کے بعد "بلانے میں" کے الفاظ لکھنے سے رہ گئے ہیں۔

(۲) سطر پانچ کے آخر میں جو تاریخ شائع ہوئی ہے وہ صاف نہیں ہے۔ اصل تاریخ ۲۰/۶/۴۸ ہے۔ ۴۸ء

(۳) ساتویں سطر میں "اسکی تمام تر ذمہ داری" کی بجائے "آپکی تمام تر ذمہ داری" لکھا گیا ہے۔

تبلیغی رپورٹ سیرالیون مشن برائے ماہ مارچ ۴۸ء

ایک نئی جماعت کا قیام ۔ ۴۱ ۔ افراد داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے الحمد للہ

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی کی سیرالیون میں آمد

از مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب جنرل سیکرٹری سیرالیون مشن

دورے

عرصہ زیر رپورٹ میں مبلغین صاحبان نے مختلف مقامات کے دورے کئے ۔ چنانچہ مکرم جناب امیر صاحب نے بمع مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل "بو" سے تیامہ اور "لاگو" مقامات کا دورہ کیا ۔ جو کامیاب رہا ۔ اور "لاگو" میں خدا کے فضل سے ۴۰ ۔ افراد کی ایک نئی جماعت قائم ہوئی ۔ مکرم امیر صاحب بمع مبلغ صاحب موصوف کے ایک ہفتہ سے زیادہ وہاں ٹھہرے مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب صوفی نے بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے فری ٹاؤن کا دورہ کیا ۔ اور نو دن قیام کیا ۔ اور خاکسار ابھی تک گزشتہ دسمبر سے دورہ پر ہے اور ماہ مارچ میں دو جماعتوں "فالا" اور "باجے بو" کا دورہ کیا ۔ جہاں علی الترتیب ایک ہفتہ اور تین ہفتہ قیام کیا ۔ اور مکرم امیر صاحب کی ہدایات کو عملی جامہ پہنایا ۔

تبلیغ

دوروں کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اس ضمن میں ہر مناسب موقعہ سے کماحقہ فائدہ اٹھایا گیا ۔ اور ایک کثیر تعداد کو آسمانی پیغام پہنچایا ۔ انفرادی اور اجتماعی ہر رنگ میں مبلغین کرام نے حتی المقدور غیر احمدی عیسائی و دیگر لوگوں کو تبلیغ کی ۔ اور اشتہارات تقسیم کئے ۔ مکرم صوفی صاحب کو "کامبیا" کا ایک ہنگامی سفر پیش آیا ۔ جہاں انفرادی تبلیغ کی گئی ۔ ڈپٹی مبلغین کے علاوہ لوکل مبلغین بھی تبلیغ و تبشیر میں مصروف رہے چنانچہ الفاسوری باکچھ عرصہ سے "فالا" کے ایک نزدیکی گاؤں میں تبلیغ میں مصروف ہیں اور امید ہے کہ وہاں تبلیغ کا اچھا نتیجہ نکلیگا مسٹر عقیل نے بھی دو لمبے دورے کئے ۔ جو کامیاب رہے ۔

اسی ضمن میں مرکزی مشن کی ہدایات کے ماتحت مبلغین امسال ایک ماہ اور پندرہ روزہ تبلیغ کیلئے وقف کی سکیم کو کامیاب بنانے کی کوشش کر رہے ہیں تا اس سال گذشتہ سال سے زیادہ افراد تبلیغ کے لئے تیار کئے جائیں ۔

تعلیم و تربیت

جماعتوں کی تعلیم و تربیت ایک اہم کام ہے جس کے بغیر ہماری ترقی نہیں ہو سکتی ۔ اسلئے مبلغین حسب ہدایات مرکزی مشن ہر جماعت کی تعلیم و تربیت و اصلاح کے لئے کوشاں رہتے ہیں ۔ اس سلسلہ میں بذریعہ درس و تدریس اجتماعی و انفرادی وعظ و نصیحت اور خط و کتابت ان ہدایات کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی جاتی ہے چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں "بو" میں مکرم امیر صاحب اور مکرم جناب خلیل صاحب جماعت کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہے ۔ اور بخاری و قرآن مجید کا صبح و شام درس جاری رہا دونو اصحاب مسجد میں تربیتی و اخلاقی لیکچر بھی دیتے رہے اور جماعتوں کو تربیتی خطوط بھی لکھے گئے ۔

"روکوپر" میں مکرم جناب صوفی صاحب ہر روز صبح "نبراس المومنین" (حدیث) کا درس دیتے رہے اور شام کو چار طلبار کو تیسیر نا القرآن اور عام دینی معلومات کا سبق دیتے رہے ۔ خاکسار روزانہ "باجے بو" میں بعد نماز فجر قرآن مجید اور بعد از عشاء

Teaching of the Promised Messiah

کا درس دیتا رہا ۔ انفرادی و اجتماعی طور پر تربیت و اصلاح کا سلسلہ بھی جاری رہا ایک درجن کے قریب تربیتی و اصلاحی لیکچر دئے ۔

دوروں میں نئی اور پرانی جماعتوں کی تنظیم کا اچھا موقعہ ملتا ہے ۔ جس سے کماحقہ فائدہ اٹھایا جاتا ہے

تنظیم

عرصہ زیر رپورٹ میں ڈپٹی مبلغین کے علاوہ لوکل مبلغین بھی اپنے دوروں میں جماعتوں کی تنظیم میں مصروف رہے اور اس سلسلہ میں سیرالیون کے ہر حلقہ کی ہر جماعت کی علیحدہ علیحدہ اور پھر اجتماعی فہرستیں سرعت سے مکمل کی جا رہی ہیں ۔ اور امید ہے کہ تنظیم کا یہ کام اگلے مہینے میں ختم ہو جائے گا ۔ چندہ ماہوار اور تحریک جدید و زکوٰۃ دنیوی امور کے متعلق بھی مناسب کارروائی کی جا رہی ہے خصوصاً تحریک جدید کیلئے وسیع پیمانہ پر کوشش کیجا رہی ہے ۔ سست افراد کو ہوشیار کرنے کے لئے بھی ہر جگہ مناسب کارروائی کی گئی ۔ اور نماز باجماعت کی پابندی نیز تبلیغ و تبشیر پر زور دینے کے لئے مختلف تدابیر اختیار کی گئیں ۔ اس کے علاوہ قادیان مقدس کے حالات بھی احباب تک پہنچائے گئے ۔ اور مرکز سے زیادہ سے زیادہ تعلق پیدا کرنے کے لئے مختلف ذرائع و لیکچرز سے کام لیا گیا ۔

پبلک لیکچر

مکرم جناب امیر صاحب اور مکرم جناب خلیل صاحب نے اپنے لمبے دورہ میں متعدد پبلک لیکچروں کے ذریعہ تیامہ کے علاقہ میں پیغام حق پہنچایا ۔

سکولز

سب سکولوں میں حسب پروگرام تعلیمی، تعلیم جاری رہی اور اسسٹنٹ مینیجرز و جنرل مینیجر صاحبان سکولوں کی ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے رہے چنانچہ "روکوپر" احمدیہ سکول میں مکرم صوفی صاحب نے اس ماہ سکول میں متعدد نئے چارٹ بنوائے اور ایک نئے کمرے میں فرش کرنے ایک شامی تاجر نے ان کی تحریک پر برداشت کئے ۔ جزاہ اللہ تعالیٰ ۔ اس کے علاوہ کے جملہ اخراجات سکول کی اندرونی و بیرونی دیواروں پر سفیدی کروائی اور دروازے اور کھڑکیاں از سر نو پینٹ کروائیں اور اپنی موجودگی میں استادوں کی ہفتہ وار میٹنگ بلا کر جملہ ہدایات دیتے رہے ۔

"بو" احمدیہ سکول

مکرم جناب امیر صاحب نے ہیڈ ماسٹر اور دیگر عملہ کی سب سے ایک خوبصورت سکول البم بنایا ۔ اور خود فوٹو لگائے ۔ سکول کی دیواروں پر افریقہ، مغربی افریقہ اور سیرالیون کے نقشے بنوائے اور پینٹ کروائے گا ہے لگا ہے سکول کا معائنہ بھی کیا اور عملہ کو ہدایات دیتے رہے ۔ مگبورکا اور "روکوپر" سکولز کو بھی ہدایات ارسال کی گئیں ۔ "بو" سکول کے لئے دو معمولی "کپ" خرید ے گئے ۔ اور دو تین دفعہ فٹ بال کا مقابلہ کرایا ۔ (اس وقت سکول میں دو ٹیمیں ہیں ۔ اور "کپ" جیتنے والی ٹیم کو دیا جائیگا ۔ جس سے سکول کو دلچسپ بنانا اور طلبار میں مسابقت کی روح پیدا کرنا مقصود ہے) مکرم خلیل صاحب اور مکرم امیر صاحب نے سکول کمپاونڈ کی Bush تین چار دفعہ (بصورت "وقار عمل") کاٹی ۔

فروخت لٹریچر

مبلغین اپنے اپنے حلقہ میں سلسلہ کا لٹریچر حسب موقعہ فروخت کرتے رہے ۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مذہبی کتب کا ایک آرڈر "گامبیا" (باتھرسٹ) سے آیا جسکی تعمیل کی گئی ۔ مرکزی مشن نے مکرم ماسٹر صاحب کے ذریعہ "گامبیا" میں مختلف بڑے بڑے لوگوں کو اشتہار اور پمفلٹ ارسال کئے ۔ اور لوکل طور پر بھی لٹریچر فروخت اور ارسال کیا ۔ نیز مبلغین کو مرکز سے آمدہ حالات و ہدایات کی بنا پر ایک نہایت ضروری سرکلر لکھا ۔

زائرین

مکرم صوفی صاحب "روکوپر" سے اطلاع دیتے ہیں ۔ کہ اس ماہ تین شامی تاجروں اور افریقنوں کو لیجا کر سکول دکھایا ۔ جس کے ذریعہ انہیں مشن کی بعض معلومات بہم پہنچائیں ۔ اور تبلیغ کی ۔ اس زیارت کا ان پر اچھا اثر ہوا ۔ "بو" میں ۹ زائرین آئے ۔ انہیں سکول اور مشن وغیرہ دکھایا ۔ اور احمدیہ لٹریچر پیش کیا ۔ ان میں یہاں کے مشہور

Fourah Bay college

کے پروفیسر C. M. S (چرچ مشنری سوسائٹی) کا جنرل سیکرٹری (مسٹر سمتھ) یورپین پادری اور بعض اور Pastor شامل تھے ۔ بعض عیسائی استاد بھی سکول دیکھنے آئے ۔ "میکالی" کے چیف کی درخواست پر اس کے سکول کے لئے ایک احمدی لڑکا بطور ٹیچر ارسال کیا ۔ اور گولڈ کوسٹ سے نئے آنے والے احمدی استاذ (جس کا ذکر گذشتہ رپورٹ میں احباب پڑھ چکے ہوں گے) کو "روکوپر" احمدیہ سکول میں بطور استاذ ارسال کیا ۔

خط و کتابت

سیرالیون مشن نے ماہ مارچ میں ۱۳۰ عدد خطوط (آفیشل غیر آفیشل، تبلیغی و تربیتی) لکھے ۔ لارڈ ہیلی (گورنر پنجاب سنہ ۲۴ء) دو ہفتہ کے لئے سیرالیون آئے ۔ مکرم جناب امیر صاحب نے ان کی آمد سے فائدہ اٹھایا ۔ اور انہیں ایک ایڈریس بذریعہ پوسٹ پیش کیا ۔ جس میں احمدیت کی تاریخ اور ۱۹۲۴ء میں احمدیہ جماعت نے لاہور میں جو انہیں ایڈریس دیا تھا ۔ اس کی یاد تازہ کی ۔ قادیان اور پنجاب میں فسادات ۔ قتل و غارت اور ظلم کا ذکر بھی کیا ۔ انہوں نے جواباً بہت شکریہ ادا کیا ۔ اور ہمدردی کا اظہار کیا ۔ اور کہا کہ یہ حالات انہوں نے بعض احمدیوں سے دارالسلام (مشرقی افریقہ) میں زبانی بھی سنے تھے جو کہ اس وقت قادیان میں موجود تھے نیز لکھا کہ جماعت کی صلح اور امن پسند پالیسی اور حکومت وقت کی اطاعت کی اصولی پالیسی بہت مرغوب اور پسند ہے ۔

(۲) محکمہ پبلک ریلیشن آفس کی طرف سے ایک ہفتہ وار نیوز بلیٹن شائع ہوتی ہے آفیسر صاحب خود اس کے ایڈیٹر ہیں ۔ مکرم امیر صاحب نے انہیں دسمبر میں قادیان کے حالات بصورت ایک مضمون

کے بھیجے تا کہ شائع کریں۔ لیکن ایڈیٹر صاحب نے جواب دیا۔ کہ یہ مضمون پرو۔پاکستان (Pro-Pakistan) ہے۔ یعنی پاکستان نواز اور یک طرفہ ہے۔ اور اسے شائع کر کے وہ لوکل ہندو و سندھی تاجروں کو ناخوش نہیں کر سکتا۔ اور نیز اس طرح بحث کا ایک باب کھل جائے گا۔ جسکی اس کے اخبار میں گنجائش نہیں مگر بعد میں مسلمانوں کے خلاف اور ہندوؤں کے موافق خبریں شائع کیں۔ (مثلاً کراچی میں مسلمانوں نے ۱۰ سکھ قتل کر دئے) اس پر مکرم امیر صاحب نے ماہ مارچ میں ایک لمبا خط فلسطین اور قادیان کے متعلق لکھا۔ اور کہا کہ آپ نے پاکستان اور فلسطین کے بارہ میں جانبدارانہ رویہ اختیار کیا ہے اب وہ غیر جانبداری کہاں گئی۔ نیز انہیں "Qadian a test case" ارسال کی۔ ایڈیٹر صاحب نے پڑھ کر جواب میں معذرت کی۔ اور لکھا کہ اب وہ قادیان کے متعلق ایک خاص نوٹ شائع کریگا۔ چنانچہ اس نے ایک مناسب نوٹ بلٹین میں شائع کیا۔ فلسطین کے متعلق بھی انہیں لکھا گیا۔ کہ ان کی پالیسی یہود نواز ہے اور ان کے مختلف حوالوں سے ثابت کیا۔ انہوں نے جواباً معذرت کی۔ اور کہا کہ اس کی پالیسی کا مقصد غیر جانبدارانہ ہے اور رہے گا وغیرہ

(۳) گورنر سیرالیون کو بھی قادیان کے حالات اور "Qadian a test case" ارسال کی۔ اس نے شکریہ کے ساتھ جواب دیا اور قبول کیا۔

نئی آمد

یہ خبر خوشی سے پڑھی جائے گی کہ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی بحکم حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ تین مارچ کو فری ٹاؤن وارد ہوئے جماعت سیرالیون کے لئے یہ خبر نہایت خوشی کا موجب ہوئی۔ مکرم ماسٹر صاحب آٹھ مارچ کو "بو" تشریف لائے۔ اور جماعت "بو" نے آپ کو خوش آمدید کہی اور گرمجوشی سے استقبال کیا۔ احمدیہ سکول "بو" نے دوسرے دن ایک خاص پیچ وردی میں انہیں مشن گراؤنڈ میں سلامی دی۔ اور اس مناسب موقعہ پہ فوٹو بھی لئے گئے۔ مکرم ماسٹر صاحب بچوں کو خطاب بھی کیا۔ ماسٹر صاحب موصوف اٹلی میں دو سال تک مبلغ رہے۔ اور اب وہ مکرم امیر صاحب کے ساتھ ان کی ہدایات کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ اور سیکھ رہے ہیں۔ سکول کی نگرانی، خط و کتابت استادوں کی راہ نمائی اور مشن کے ریکارڈز کی درستی وغیرہ میں مکرم مبلغ صاحب انچارج کا ہاتھ بٹایا۔ "بو" میں بڑے بڑے آدمیوں سے ملے اور تعلقات بڑھا رہے ہیں۔ آٹھ دس چٹھیاں مختلف احباب کو اٹلی اور پاکستان ارسال کیں۔ دو مضمون لکھے ایک فری ٹاؤن ارسال کیا۔ اور دوسرا مع فوٹو طلباء سکول روم شہر ارسال کیا نیز ماسٹر صاحب موصوف اب نئی زبان۔ لوگوں کے چال چلن اور ملک کا مجموعی جائزہ لے رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بڑھ چڑھ کر خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین

مکرم امیر صاحب نے ماسٹر صاحب مکرم کی آمد پر تین لوکل اخباروں میں ایک مختصر نوٹ شائع کرایا۔ جسمیں ضمنی طور پر قادیان شریف میں ہندوؤں اور سکھوں کے مظالم کا بھی ذکر کیا۔ خصوصاً جن حالات سے مکرم ماسٹر صاحب کی فیملی اور جائداد وغیرہ کو واسطہ کرنا پڑا۔ بعد میں بعض لوکل عیسائیوں نے اس نوٹ کی بناء پر ان سے ہمدردی کا اظہار کیا۔

مشن کی مالی حالت اور تجارت

ہماری مالی حالت بدستور تنگ ہے اس کو رفع کرنے کے لئے اور اخراجات کو کم کرنے کے لئے ہر ممکن احتیاط برتی جا رہی ہے۔ مکرم امیر صاحب نے چادروں کی کچھ خرید و فروخت بھی کی۔ اور نائیجیریا سے مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی اور مکرم مولوی احسان الٰہی صاحب جنجوعہ سے وہاں کے مشہور "ادو کلاتھ" منگوائے۔ جن میں مناسب نفع بھی ہوا۔ اس میں بعض مکرم صوفی صاحب کی وساطت سے فروخت کئے گئے جزاہ اللہ تعالیٰ۔ احباب ہماری مالی حالت سدھرنے کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

نو مبائعین

عرصہ زیر رپورٹ میں "لاگو" میں ۱۰ افراد کی ایک جماعت پیدا ہوئی۔ اور ایک کسی نے باجے بو میں بیعت کی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ "لاگو" کی جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے لوکل مبلغ مسٹر عقیل دو ہفتہ سے زیادہ ٹھہرے۔ احباب اپنے ان نئے بھائیوں کی استقامت۔ استقلال اور نمایاں ایمان و اخلاص کے لئے دعا فرماویں۔

درخواست دعا

مکرم جناب مولوی محمد صدیق صاحب امیر جماعت سیرالیون کی والدہ صاحبہ کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ نیز ان کا بڑا لڑکا عزیز محمد داؤد سلمہ اللہ عرصہ تقریباً دو ہفتہ سے بعارضہ کالی کھانسی و بخار بیمار ہے۔ اور ان کے پیٹ میں بھی دمہ [؟] کی بیماری ہے مکرم ماسٹر صاحب کو گھٹنے اور کمر میں سخت درد کی شکایت ہے احباب ان سب کیلئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انکو جلد صحت کاملہ عطا فرماوے آمین

والدِ مرحوم کی یادیں

(از محترمہ جہاں بیگم صاحبہ بنت حافظ نور الٰہی صاحب درویش قادیان)

میرے والد محترم حضرت حافظ نور الٰہی صاحبؓ احمدیت پر اس طرح نثار تھے جس طرح پروانہ شمع پر نثار ہونے کے لئے ہر وقت بے قرار رہتا ہے یا اس بھونرے کی مانند تھے۔ جو پھولوں کی محبت میں دیوانہ وار چکر لگاتا ہے یہاں تک کہ اسی کشمکش میں اپنی زندگی کو ختم کر دیتا ہے درحقیقت انسان پیدا ہی اسلئے کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے پروانہ وار تیار رہے۔ اور اس محبوب حقیقی کی تلاش میں ہر وقت دل و جان سے سرگرداں رہے اور اُسکی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے کیلئے مال و اولاد اور جان تک قربان کرنے سے گریز نہ کرے۔ جو شخص اس مقصد کو حاصل کر لیتا ہے اس سے زیادہ خوش قسمت انسان اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہی حال میرے والد صاحب کا تھا انہوں نے ایک سالک کی مانند خدا تعالیٰ کی خاطر دُنیائے فانی کی تمام چیزوں کو ٹھکرا دیا۔ اور احمدیت کے مقدس مرکز اور مسیح کی پیاری بستی کی خدمت کی خاطر ایک پروانہ کی مانند اپنی جان قربان کر دی۔ میں کیا بتاؤں بہادل نگر سے روانگی کے وقت ان کے دل کی خوشی سے کیا حالت تھی۔ اُن کا دل فرحت و انبساط کا گہوارہ تھا۔ ان کی آنکھیں اس محبوب بستی کو دیکھنے کی متلاشی تھیں۔ اور دل وہاں پہنچنے کیلئے سخت بے قرار تھا جہاں سے دُنیا نے نور حاصل کیا۔ اور جس سے ایک عالم فیضیاب ہو رہا ہے۔

۱۲ دسمبر کا سہانا اور خوشگوار دن تھا ہوا کے سرد جھونکے چل رہے تھے کہ آپ دفتر سے اچانک دوپہر کے وقت گھر تشریف لائے۔ آپ کے خوبصورت کتابی چہرے سے خوشی اور بشاشت کے آثار نمایاں تھے فرمانے لگے بیٹی! میں تمہیں ایک خوشخبری سُناتا ہوں۔ میں نے حیرت سے پوچھا ابا جان آپ مجھے کیا خوشخبری سُنائینگے؟ فرمانے لگے میری دو ماہ کی رُخصت منظور ہو گئی ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے مجھے دینی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ اسلئے تم میرے لئے دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے خیریت سے قادیان پہنچا دے۔ ۱۴ دسمبر تک میرا ضروری سامان سفر مکمل ہو جائے۔

غرض ابا جان نے خوشی خوشی تمام اشیاء کا فوراً انتظام کیا۔ چونکہ جلسہ سالانہ کے دن نہایت قریب آ گئے تھے آپ جلسہ پر پہنچنے کے لئے بیقرار تھے۔ آخر وداع کے ایام قریب اور قریب تر ہوتے چلے گئے آپ نے منگلوار کی شب کو ہم دونوں بہنوں کو پاس بلایا اور مختلف نصائح کرتے ہوئے فرمانے لگے۔ میری پیاری بچیو! میں اب لاہور سے قادیان جا رہا ہوں۔ مجھے امید ہے تم میرے لئے زیادہ اداس نہ ہو گی۔ میں نے بچپن سے لیکر آج تک تمہاری نیک تربیت میں کوئی کمی نہیں کی مجھے امید ہے کہ تم میرے بعد جبکہ میں قادیان جاؤں گا۔ اچھا نمونہ دکھاؤ گی۔ تم میری بیٹیاں نہیں بلکہ میں تم کو اپنے بیٹے تصور کرتا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ میں تم کو اکیلا چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اور مجھ کو کسی قسم کا فکر نہیں کیونکہ نیک اولاد والدین کیلئے نعمت عظمیٰ ہوتی ہے پھر آپ بار بار یہ الفاظ دہراتے رہے کہ وہاں جا کر مجھے تمہارا کوئی فکر نہ ہو۔ وہاں جا کر مجھے تمہارا کوئی فکر نہ ہو۔" ہم دونوں بہنوں نے خوشی سے جواب دیا بیشک آپ کوئی فکر نہ کریں اور بڑی خوشی سے قادیان تشریف لے جائیں۔ اس جواب پر آپ بڑے خوش ہوئے اور فرمانے لگے جزاک اللہ جزاک اللہ۔ اس کے بعد آپ اپنی خوابگاہ میں تشریف لے گئے۔ صبح سویرے اُٹھے نماز تہجد اور نماز باجماعت سے فارغ ہو کر نہائے کپڑے تبدیل کئے اور سفر کی تیاری میں آخری چند گھنٹے گذارے۔ آہ! چند لمحے جو پھر کبھی لوٹ کر نہیں آئینگے۔ ختم ہو گئے۔ ٹرین سٹیشن پر آ گئی فرمانے لگے گاڑی آ گئی ہے جلدی کرو۔ اور ہم سب نے السلام علیکم کہہ کر ہمیشہ کیلئے الوداع ہو گئے۔ قادیان میں دو ماہ گذارنے کے بعد مزید دو ماہ کی چھٹی کی درخواست انہوں نے دفتر میں بذریعہ تار بھجوا دی۔ اور ہمیں اپنے وطن پہنچانے کا انتظام کر دیا اچانک ایکدن اخبار میں آپکی تشویشناک علالت کی خبر پڑھ کر دل میں سخت گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ اور ہم اپنی پھوپھی صاحبہ کے ہمراہ لاہور پہنچیں جہاں آپکے انتقال کی افسوسناک خبر سُنی گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی وفات پر میرے دل نے کہا واقعی وہ فرشتہ سیرت انسان بہشتی مقبرہ میں مدفون ہونے کے قابل تھا۔ اُنہوں نے اپنا حقیقی [illegible] حاصل کر لیا۔ وہ احمدیت کے سچے شیدائی تھے۔ اور احمدیت کی خاطر جان نثار کرنے سے گریز نہیں کر سکتے تھے۔ انکے دل میں مسیحا کے قدموں میں خاک ہونیکی مخلصانہ تڑپ تھی جو الحمد للہ کہ پوری ہو گئی۔ ہم اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکریہ ادا کرتے ہیں جس نے جماعت احمدیہ میں قربانی کیلئے ایسی سعید روحیں پیدا کیں وہ قوم یقیناً کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ جسمیں قربانی کرنے کا جذبہ نہ ہو محض باتوں سے کچھ نہیں بنتا جب تک عمل نہ کیا جائے۔ دعا ہے کہ [illegible]

درخواست دعا: برادرم عبدالحکیم صاحب گنج مغلپورہ کے ایک لڑکے کا بازو کھولتا ہوا دودھ گر جانیکی وجہ سے جل گیا ہے نیز ان کا دوسرا لڑکا بعارضہ خسرہ بیمار ہے احباب ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل

گذشتہ ایام میں ملک میں جو عظیم الشان انقلاب بپا ہوا۔ اس کا ایک اثر یہ بھی ہوا ہے کہ بہت سی باتیں جنہیں ہم نے یاد رکھنا تھا بھول گئے ہیں اور کئی بابرکت وجود ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔ لیکن اس عدیم المثال انقلاب کے باعث ہم ان کی یاد کو اس رنگ میں تازہ نہیں رکھ سکے۔ جس کے وہ مستحق تھے۔ ایسے ہی گرانمایہ وجودوں میں سے حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا وجود تھا۔ آپ بھی مشرقی پنجاب کے فسادات کے نتیجہ میں جولائی ۱۹۴۷ء میں قادیان سے لاہور تشریف لائے اور پھر اسی غریب الوطنی میں ہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مجھے حضرت مولوی صاحب مرحوم کے ساتھ انگریزی تفسیر القرآن کے سلسلہ میں گذشتہ چند سال کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اس دوران میں آپ کی جو باتیں مجھے یاد ہیں وہ میں مختصراً ہدیہ قارئین کرتا ہوں۔ تا اس طرح ارشاد نبوی صلعم اذکروا موتاکم بالخیر کے مطابق اس ثواب میں حصہ دار بنوں۔ حضرت مولوی صاحب ہمہ صفت موصوف انسان تھے۔ اور نیکی، تقویٰ، سادہ زندگی۔ ملنساری۔ غریب پروری۔ ہمدردی خلائق اور دیگر عمدہ اخلاق میں اپنی مثال آپ تھے

آپ جب کسی کے پاس سے گذرتے تو ہمیشہ السلام علیکم کہنے میں سبقت کرتے اور کئی لوگوں کی یہ خواہش دل میں ہی رہ جاتی کہ کاش وہ حضرت مولوی صاحب کو آپ سے پہلے سلام کہیں۔ لیکن اکثر یہ سبقت آپ کی طرف سے ہی ہوتی اور کافی فاصلہ سے آپ السلام علیکم کہتے۔ باہر سے آنے والے اور دوسرے واقف احباب سے انکی خیر و عافیت دریافت فرماتے اور دعا کرتے

آپ کی طرز رہائش بہت سادہ تھی۔ ڈھیلا ڈھیلا لباس۔ لمبا کوٹ اور عام طور پر دیسی جوتا پہنتے تھے۔ دھوبی آپ کے کپڑے بڑی احتیاط سے استری کر کے لاتا۔ لیکن مولوی صاحب انہیں اس انداز سے پکڑتے اور پہنتے کہ ان کی شکنیں یکدفعہ ہی ناپید ہو جاتیں۔ اس ضمن میں میری اہلیہ صاحبہ نے بتایا کہ ایک دفعہ وہ حضرت مولوی صاحب کے مکان پر تھیں کہ آپ کی ایک صاحبزادی نے آکر اپنی والدہ صاحبہ سے کہا کہ میں نے اباجی کے لئے دھوبی کے دھوئے ہوئے کپڑے بڑی احتیاط سے نکال کر رکھے تھے تاکہ ان کی استری خراب نہ ہو۔ لیکن اباجی نے تو انہیں ایسی بے دردی سے لے کر پہنا ہے کہ ان کی سب استری خراب ہو گئی ہے۔ حقیقت بھی یہی تھی کہ حضرت مولوی صاحب ایسے امور کی جانب قطعاً توجہ نہیں فرماتے تھے۔ وہ اس بات کا تو خیال رکھتے تھے کہ لباس صاف ستھرا ہونا چاہیئے۔ لیکن استری وغیرہ کی شکنوں وغیرہ کا انہیں چنداں خیال نہ تھا۔ آپ کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ کئی سال انگریزی تفسیر القرآن کے سلسلہ میں آپ لندن میں رہے لیکن انہیں دیکھنے والا انسان کبھی یہ باور نہیں کر سکتا تھا۔ کہ آپ انگلستان میں بھی رہ چکے ہیں۔ بلکہ آپ کا انگلستان جانے کا خیال کرنا تو ایک بڑی بات تھی۔ آپ کی انتہائی سادگی کی وجہ سے ایک ناواقف انسان یہ بھی بمشکل سمجھتا تھا کہ آپ گریجوایٹ ہیں اور آپ کو انگریزی زبان پر عبور حاصل ہے۔ طبیعت کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ آپ جب کسی مجلس یا دعوت میں شرکت فرماتے۔ تو جہاں جگہ ملجاتی ایک طرف بیٹھ جاتے۔ بعض اوقات آپ کے عقیدت مند اس امر کی خواہش بلکہ اصرار کرتے کہ مولوی صاحب آگے تشریف لے چلیں۔ لیکن آپ مسکراتے ہوئے جزاکم اللہ کہکر فرماتے کہ بس یہیں پر ٹھیک ہوں جب آپ کسی مجلس میں شرکت فرماتے۔ تو فارغ وقت میں تسبیح و تحمید کرتے تھے آپ کے پاس بیٹھنے والا انسان گاہے گاہے اس تسبیح و تحمید کو سن سکتا تھا۔

دوسرے لوگوں کے ساتھ آپکا جو حسن اخلاق تھا وہ بہت قابل رشک تھا۔ اپنے اور بیگانے سب کی غمخواری تھی۔ مصیبت زدہ کی تکلیف کو دور کرنے کا آپ کو بہت خیال رہتا تھا اور اس بات میں آپ نے کبھی امتیاز نہیں فرمایا کہ یہ مسلمان ہے یا غیر مسلم۔ اعلیٰ قوم سے تعلق رکھنے والا ہے یا ادنیٰ قوم سے مالدار ہے یا مفلس۔ بلکہ ہر انسان کی تکلیف میں اس کے شریک ہوتے اور حتی الوسع اس کی تکلیف کے ازالہ کی کوشش فرماتے۔ اس بارہ میں مجھے آپکا ایک واقعہ کبھی نہیں بھول سکتا۔ قادیان میں میں باہر سے شہر کی جانب آرہا تھا اور حضرت مولوی صاحب بھی مجھ سے آگے کسی قدر فاصلہ پر شہر تشریف لے جارہے تھے۔ راستہ میں ریتی چھلہ میں بڑ کا ایک تناور درخت ہے۔ جس کے سایہ میں عام طور پر غریب لوگ آرام کرتے ہیں۔ جب مولوی صاحب وہاں سے گذرے تو آپ نے دیکھا کہ ایک خاکروب وہاں لیٹا ہوا ہے اور بخار کی وجہ سے کراہ رہا ہے۔ حضرت مولوی صاحب اس کے پاس سے گذر چکے تھے۔ لیکن اس کی "ہائے ہائے" کی آواز سنی تو فوراً پلٹ کر اس کے پاس پہنچے اس کی حالت دیکھی اور اسے اٹھا کر سہارا دیتے ہوئے اس کے مکان کی جانب چل پڑے۔ تا اسے اس کے مکان پر پہنچادیں۔ کچھ فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ آپ کے بعض عقیدت مند حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ چھوڑ دیں ہم اسے مکان پر پہنچا دیتے ہیں پہلے تو مولوی صاحب اسے سہارا دیئے ہوئے چلتے رہے۔ لیکن بعد میں لوگوں کے اصرار کی وجہ سے ان کی بات مان لی اور فرمایا بہت اچھا آپ اسے اس کے مکان پر لے چلیں اور میں اس کی دوا کا انتظام کرتا ہوں چنانچہ آپ نے ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب کی دوکان پر جاکر اس کے لئے دوا تیار کروائی اور پھر یہ دوائی اس عاجز کے سپرد کی کہ میں یہ دوا اس خاکروب کے مکان پر پہنچا آؤں گا۔ چنانچہ میں جب آپ کے ارشاد کی تعمیل کر کے دفتر میں حاضر ہوا۔ تو آپ بہت خوش ہوئے اور مجھ سے اس بیمار کی حالت دریافت کی کہ اب اس کا کیا حال تھا۔ اللہ اللہ غریب پروری کی کتنی شاندار مثال اور کیا ہی نیک نمونہ ہے۔ (باقی)

درخواست دعا

میری لڑکی عزیزہ آمنہ بیگم کا اپریشن ہوا تھا۔ کچھ تکلیف ابھی باقی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد فضل الٰہی بھیرہ)

اجلاس جناب مرزا عبد اللہ جان صاحب رینٹ کنٹرولر ضلع پشاور

حافظ حاجی غلام حسین ولد حاجی غلام حبیب بنام عبد الحمید ولد نامعلوم و مشتاق احمد ساکن محلہ میاں یارو گنج شہر پشاور ولد عبد العزیز شیر فروش ساکن زرگر گری شہر پشاور مسئول علیہ

سائل

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

درخواست زیر ایکٹ رینٹ کنٹرول برائے بیدخلی از دو دکان واقعہ زرگر گری شہر پشاور

ہمقدمہ مندرجہ عنوان صدر میں تاریخ پیشی ۹ جون ۱۹۴۸ء مقرر ہوئی ہے۔ مسئول علیہما کی تعمیل معمولی طریقہ پر نہیں ہو سکتی ہے۔ اسلئے بذریعہ اشتہار ہذا کے مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مسئول علیہما تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا وکالتاً یا مختاراً حاضر عدالت نہ ہوا تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۵/۵/۴۸ کو میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔ مہر عدالت دستخط حاکم

لاہور میں شیخ عبداللہ کے جاسوسوں کی پُراسرار سرگرمیاں

کشمیری عوام کو خریدنے کی ناپاک کوششوں کا انکشاف!

لاہور ۲۲ مئی: کشمیر مسلم کانفرنس کا ایک اعلان مظہر ہے کہ کشمیر میں استصواب رائے عامہ کے اعلان سے شیخ عبداللہ اور ان کے ساتھیوں کے ہاں صف ماتم بچھ گئی ہے۔ وہ اور ان کے ساتھی استصواب رائے عامہ کو ناکام بنانے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ اس سلسلہ میں شیخ عبداللہ کے بعض ایجنٹ لاہور میں گروہ بنا کر خفیہ طور پر پروپیگنڈے میں مصروف ہیں حال ہی میں ایک صاحب سرینگر سے تیس ہزار روپیہ لے کر براستہ دہلی لاہور میں وارد ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہ روپیہ لاہور کے بعض کشمیری حضرات اور غیر کشمیری اصحاب میں تقسیم کیا ہے۔ اس گروہ کے دو بڑے مراکز ہیں ایک تو لنڈا بازار اور دوسرا حویلی دھیان سنگھ یہ لوگ اطلاعات فراہم کر کے مراکز تک پہنچا دیتے ہیں۔ جہاں سے دہلی کو اطلاعات روانہ کر دی جاتی ہیں۔ خواجہ بخشی غلام محمد نائب وزیر اعظم عبداللہ گورنمنٹ کے چھوٹے بھائی بخشی محمد امین اس گروہ کے ایک ممتاز ممبر ہیں۔ لاہور کے ایک کیمل مہاراجہ کے ملازم رہنے کی حیثیت سے اس گروہ کو مقامی طور پر ہر قسم کی معلومات بہم پہنچاتے رہتے ہیں۔ یہ گروہ کئی ماہ سے لاہور میں کام کر رہا ہے اور ان کی وجہ سے بعض قیمتی راز دشمن تک پہنچ گئے ہیں۔ مسلمانان لاہور کو ان دشمنان ملت سے آگاہ کیا جاتا ہے کہ ملت کے شدید ترین دشمن یہی ہیں۔ ان کے وجود کو کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ کشمیر کی آزادی کی تحریک میں سب سے بڑی رکاوٹ یہی لوگ ہیں جب تک اس رکاوٹ کو دور نہیں کیا جائے گا۔ کشمیر کی تحریک آزادی کو خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ زندہ دلان لاہور جو ملی سرگرمیوں میں عدیم المثال ہیں۔ ان جاسوسوں سے ہوشیار رہیں گے۔

وزارت کی خاطر مسٹر ٹرومین نے یہودی ریاست کو تسلیم کیا ہے!

قاہرہ ۲۱ مئی: وزیر خارجہ محمد حسن پاشا نے بتایا ہے۔ کہ روس اور امریکہ کے یہودی ریاست کو تسلیم کر لینے سے فلسطین کی موجودہ صورت حال پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ اور نہ ہی عرب ریاستوں یا مصر کی حالت پر کچھ اثر پڑا ہے۔

انہوں نے مزید بتایا۔ کہ یہودی ریاست کو تسلیم کرنا محض مسٹر ٹرومین کی دوبارہ انتخاب میں کامیاب ہو جانے کی ایک کوشش ہے۔ وزیر اعظم مسٹر نقراشی پاشا نے حسن پاشا کی تقریر کی تائید کی

یہودی طیاروں کی بمباری

لندن ۲۱ مئی: ہگانہ نے کل اپنے پہلے سرکاری اعلان میں اس بات کا دعویٰ کیا۔ کہ یہودی ..... ہوائی جہاز بحر گلیلی کے جنوبی علاقہ کے محاذ پر بمباری کرنے کے لئے صحیح سلامت اپنے اڈوں پر واپس آگئے

پاکستانی رضاکاروں کا عزم!

کراچی ۲۱ مئی: فلسطین کی جنگ نے پاکستان کے تمام علاقوں میں ہیجان برپا کر دیا ہے۔ خاص طور پر سرحدی مسلمان اس سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ مولانا شبیر احمد عثمانی کے پاس مردان سے ایک برقیہ موصول ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ فلسطین میں عربوں کے دوش بدوش لڑنے کے لئے پہلا رضاکار دستہ تیار ہے۔ مولانا سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ان کو وہاں بھیجنے کا انتظام کریں۔

کشمیر کے مریضوں کے لئے تفریحی سامان کی فراہمی

لاہور ۲۱ مئی: پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی نے عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ کشمیر کے مریضوں کے لئے بہت جلد پڑھنے کے رسالے، میگزین، اخبار اور کتب اردو اور انگریزی فراہم کریں۔ تاکہ انہیں ہسپتالوں میں بھیجا جا سکے۔ اس کے علاوہ مریضوں کو گراموفون ریکارڈ ریڈیو اور تفریح کے سامان کی بھی اشد ضرورت ہے۔ یہ تمام اشیاء کے لئے ریڈ کراس سوسائٹی کی برانچ ہر ضلع میں موجود ہے۔

کراچی میں یوم فلسطین!

کراچی ۲۱ مئی: کل ایک جلسہ میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں حکومت اسرائیل کو تسلیم کر لینے پر امریکہ اور روس کے رویہ کی سخت مذمت کی گئی۔ اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ارض مقدس کے دفاع کے لئے عربوں کا ساتھ دے۔

جاپانی فوج کے کمانڈر کو پھانسی

ٹوکیو ۲۱ مئی: ایسوسی ایٹڈ پریس جاپانی فوج کے سابق کمانڈر رتسوکی امکاڈو کو امریکہ کے ملٹری کمیشن نے سزائے موت کا حکم سنایا ہے۔ اس پر الزام یہ لگایا ہے۔ کہ جنگ کے دوران میں اس نے بعض امریکی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔

مفتی اعظم کے نمائندے کی حکومت پاکستان سے درخواست

کراچی ۲۱ مئی: مفتی اعظم کے نمائندے خاص مسٹر علیم اللہ صدیقی نے ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ انہیں مسئلہ فلسطین پر پاکستان سے بہت قابل قدر امداد ملی ہے۔ آپ نے اس امداد کی بہت تعریف فرمائی اور یہ امید ظاہر کی۔ پاکستان اس سلسلے میں ..... ابھی بہت کچھ کرے گا۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ فلسطین کی آزادی کے لئے جنگ شروع ہو چکی ہے عرب ریاستیں اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کے لئے بہادری کے ساتھ حصہ لے رہی ہیں پاکستان بھی مستعد اور تیار ہے۔ حکومت پاکستان کی مجلس دستور ساز کی مسلم لیگ پارٹی کی قرارداد پر بڑی سرعت کے ساتھ غور کر رہی ہے تاکہ فلسطین میں ادویات طبی مشن اور امدادی گاڑیاں روانہ کی جا سکیں۔

برطانیہ کو موشے شرتوک کا خط!

لندن ۲۱ مئی: برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے آج رات بتایا۔ کہ نئی یہودی حکومت کے وزیر خارجہ موشے شرتوک کی طرف سے برطانیہ کے نام چٹھی آئی ہے اور جس میں درخواست کی گئی ہے کہ برطانیہ نئی اسرائیلی حکومت کو تسلیم کرے۔ برطانیہ اس چٹھی کا جواب نہیں دے گا معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کا یہ فیصلہ طے شدہ پالیسی اور طریق کار کے مطابق کیا گیا ہے

حکومت ہند سے مغربی بنگال کا انوکھا مطالبہ

کلکتہ ۲۰ مئی: حکومت مغربی بنگال نے حکومت ہند سے استدعا کی ہے کہ بہار کے بعض علاقے لسانی بنیادوں پر مغربی بنگال میں شامل کر دیئے جائیں۔ مغربی بنگال کے وزیر اعظم ڈاکٹر بی سی رائے نے اس تجویز کا اعلان آج اخبار نویسوں کے ایک اجتماع میں کیا۔ اور ان کو بتایا کہ مجھے کابینہ نے یہ تجویز حکومت ہند تک پہنچانے کا اختیار دیا ہے۔ اس تجویز کے مطابق ڈھل بھوم اور سنگھ بھوم کے علاقے مغربی بنگال میں شامل کر دیئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ضلع پورنیا کے بعض حصوں کا مطالبہ بھی کیا جائے گا۔ وزیر اعظم نے بعض سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ مجھے کانگرس کے صدر نے ابھی تک کوئی ایسی چٹھی نہیں لکھی جس میں اس سوال پر غور کرنے کے لئے کمیشن کے تقرر کا حوالہ دیا گیا ہو۔

مسٹر کھوڑو کو دس ہزار کی ضمانت داخل کرنے کا حکم

کراچی ۲۲ مئی: سندھ گورنمنٹ پریس سے لنوٹائپ مشین وغیرہ سندھ آبزرور پریس میں منتقل کرنے کے الزام میں سندھ کے سابق وزیر اعظم مسٹر ایم۔ اے کھوڑو کو عدالت نے دس ہزار روپیہ کی ضمانت داخل کرنے کا حکم دیا ہے کل عدالت میں مسٹر کھوڑو کی پیشی تھی۔ لیکن وہ حاضر عدالت نہ ہو سکے۔ ان کے پولیس ان سے سمن کی تعمیل نہیں کرا سکی تھی۔ اس مقدمہ میں چار اور ملزم شریک ہیں چار جون کو مقدمہ کی مزید سماعت ہو گی

سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں تخفیف کا بل

کراچی ۲۱ مئی: حکومت پاکستان کے جمعرات کو شائع ہونے والے ایک غیر معمولی گزٹ میں ایک بل شائع ہوا ہے۔ جس کے ماتحت قانون آزادی ہند ۱۹۴۷ء میں ترمیم کی جائے گی۔ تاکہ ایک خاص حد سے زیادہ تنخواہ پانے والے مرکزی حکومت کے ملازمین کی تنخواہوں میں تخفیف کی جا سکے اس تخفیف کا اطلاق ہائی کورٹ کے ججوں اور سابق سیکرٹری آف سٹیٹ سروسز پر پڑے گا۔ یہ بل بہت جلد پاکستان اسمبلی میں پیش ہو گا۔

مغربی پنجاب کی وزارت میں توسیع

خان ممدوٹ منظوری لینے گئے ہیں؟

کراچی ۲۱ مئی۔ نہایت موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ خان افتخار حسین آف ممدوٹ اس مرتبہ کسی کے بلاوے پر نہیں۔ بلکہ اپنی مرضی سے کراچی تشریف لائے ہیں آپ اپنی وزارت میں توسیع چاہتے ہیں اس لئے خیال ہے کہ آپ ان وزراء کے ناموں کی منظوری لینے کے لئے آئے ہیں جنہیں وہ وزارت میں لینا چاہتے ہیں موثق حلقوں کا کہنا ہے کہ غالباً چوہدری محمد حسین اور جسٹس دین محمد کو وزارت میں لیا جا رہا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ میاں ممتاز دولتانہ کو مسٹر غضنفر علی خان کی جگہ وزیر مہاجرین بنایا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں بہت جلد سرکاری اعلان کی توقع ہے۔

دہلی میں ہتھیار لیکر چلنے کی پھر ممانعت

نئی دہلی ۲۱ مئی: دہلی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ کے ماتحت دہلی میں پانچ افراد سے زائد اجتماع اور لاٹھی، بھالے اور دوسرے ہتھیار لے کر چلنے پر ایک ماہ کے لئے پابندی [illegible] بڑھا دی ہے۔

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا مسمی رمضان عمر ساڑھے ۶ سال رنگ گورا گھر سے ململ کا جمپر سفید شلوار الٹھا۔ مورخہ ۲۰ مئی کو بوقت ۵ بجے شام سے لاپتہ ہے پیسہ اخبار خیر الدین اسٹریٹ سے لاپتہ ہے۔ جو صاحب بچے کو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں گے۔ ان کی خدمت میں پچاس روپے بطور انعام کے نذر کئے جائیں گے۔ دفتر روزنامہ "زمیندار" نزد شاہ لطیف لاہور